بحث ونظر

مفتی ذاکر حسن نعمانی
استاذ الحدیث جامعہ عثمانیہ پشاور

اسلامی بینکاری اور علماء کی ذمہ داری

فقہاء کرام کا امت مسلمہ پر بہت بڑا احسان ہے حضور اکرم ﷺ کے بعد ان حضرات نے اپنے اپنے دور میں عمل کے لئے لوگوں کو صحیح مسائل بتائے ہیں۔ اگر عمل کے لئے راہ متعین نہ ہو تو عمل مشکل ہو جاتا ہے۔ کفار کے ممالک میں رہنے والے مسلمانوں کو سب سے بڑی مشکل یہی مشکل ہی پیش آتی ہے کہ ان کو ان کا دینی مسائل میں کوئی رہنمائی والا نہیں ملتا۔

انقلاب زمانہ:

ہر زمانہ میں مختلف انقلابات آتے رہتے ہیں جس کی وجہ سے نئے نئے مسائل سامنے آتے رہتے ہیں جن کا فقہی حل فقہاء کرام انفرادی اور اجتماعی اجتہاد کے ذریعے پیش کرتے رہتے ہیں۔ چنانچہ فقہی ذخائر کے مطالعہ سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ کس دور میں کون سا نیا مسئلہ تھا اور اس کو اس دور کے نامور اور بڑے فقہاء نے کیسے حل کیا، ہر دور کے نامور فقہاء کی بڑی بڑی کتابیں اور فتاویٰ اس کا بین ثبوت ہے۔

ہم جس دور سے گزر رہے ہیں اس میں مختلف میدانوں میں بڑے بڑے انقلابات آئے ہیں۔ مثلاً طب کا میدان، سیاست کا میدان، سائنس وٹیکنالوجی کا میدان اور معاشی میدان۔

معاشی میدان:

معاشیات بذات خود بہت بڑا وسیع اور اہم میدان ہے، سب سے زیادہ کام اسی میدان میں ہوا ہے۔ اسلام کا اپنا ایک معاشی تصور ہے، جس کی بنیاد حلال وحرام اور جائز و ناجائز پر ہے۔ ورنہ محض معاشی میدان میں سود اور جوا کی پرواہ نہیں ہوتی، موجودہ معاشی نظاموں کا بڑا دارومدار بینک پر ہے اور روایتی بینکوں کا بنیادی کام کرنسی کا سودی لین دین ہے۔

لوگ بینکوں میں رقم حفاظت، امانت اور کاروبار کی حیثیت سے رکھتے ہیں، اپنی رقوم ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرتے ہیں، بینکوں سے قرضہ لیتے ہیں، بینکوں کے ذریعے گاڑیاں اور مشینریاں لیتے ہیں۔ برآمدات ودرآمدات میں بینک اہم کردار ادا کرتا ہے، لوگوں کی تنخواہیں بینکوں کے راستے سے آتی ہیں اور لوگ ایک دوسرے کو ادائیگیاں مختلف بینکوں کے چیک کے ذریعے کرتے ہیں، مذکورہ امور میں سود کا عنصر زیادہ شامل ہوتا ہے۔

روایتی بینک سے اسلامی بینک تک:

موجودہ روایتی بینکوں پر صدیاں بیت چکی ہیں' ان کا قبلہ درست کرنا کوئی آسان کام نہ تھا' یعنی جیسے کہ عرض کیا جاچکا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر دور میں اپنے دین کی حفاظت اور ترویج کے لئے رجال کار پیدا کرتا ہے بلکہ حدیث شریف کا مفہوم ہے کہ ہر صدی میں ایک مجدد پیدا ہوتا ہے' مجدد کبھی فرد ہوتا ہے کبھی جماعت ہوتی ہے۔ یہ مجدد فرد یا جماعت اپنے دور میں تجدیدی کارنامے سرانجام دیتے ہیں۔

معاشیات کے میدان میں اس دور کا بڑا مسئلہ متبادل اسلامی بینکاری ہے' اس پر گزشتہ کئی دہائیوں سے درد دل رکھنے والے سمجھدار فقہاء' بینکار اور ماہرین معاشیات نے مل کر خوب کام کیا۔ جن میں ہندوستان' پاکستان کے علاوہ عرب علماء نے زیادہ کام کیا ہے جس کی وجہ سے پچھلی چند دہائیوں سے پوری دنیا میں اسلامی بینکاری عملاً شروع ہوچکی ہے۔ جس کے لئے بنیادی اور معیاری کتاب "المعاییر الشرعیة" ہے اس کا انگریزی ترجمہ Shariah Standerd کے نام سے ہوچکا ہے۔ یہ کتاب بحرین سے چھپی ہے۔

علماء فقہاء کرام کی کاوشیں:

تمام فقہاء کرام اپنے دور کے جدید مسائل حل کرتے ہیں جن کیلئے ماخذ قرآن' حدیث' اجماع اور قیاس ہے' اسی طرح اصول فقہ اور اصول اجتہاد ہیں جس کی وجہ سے بے شمار قواعد اصول فقہ اور قواعد فقہ وجود میں آچکے ہیں' جن کی روشنی میں نئے پیدا ہونے والے مسائل حل ہوتے ہیں' ضروری نہیں کہ تمام نئے مسائل کا حل قدیم اور پرانی فقہ میں ملے یا کسی ایک فقہ میں ملے۔

اس لئے بوقت ضرورت تمام مکاتب فکر سے بقدر ضرورت استفادہ کرنا پڑے گا خاص کر اس وقت کہ پوری دنیا ایک گاؤں بن چکی ہے۔ زمان اور مکان کے فاصلے ختم ہوچکے ہیں' دور دور کے لوگ ایک دوسرے کے ساتھ معاملات میں مشغول ہیں۔ پوری دنیا میں ایک دوسرے کے ساتھ معاملات کرنے والے ضروری نہیں کہ سب حنفی ہوں' کوئی حنفی ہے' کوئی شافعی ہے' کوئی حنبلی ہے' کوئی مالکی ہے اور کوئی کافر ہے۔ یہ معاملات کرنے والے اگر اپنی اپنی فقہ سے ذرا برابر نہ ہٹیں تو لوگ مشکلات میں پڑ جائیں گے۔ معاملات ٹھپ ہوکر رہ جائیں گے۔ اور اگر تمام مکاتب فکر والے سود اور جوا کو معاملات سے نکالنے کے لئے متحد ہوجائیں تو یہ ایک اچھی سوچ اور فکر ہوگی۔

اسی سوچ اور فکر میں بقدر ضرورت ایک دوسرے سے مدد لینے میں شرعی گنجائش بھی ہے کیونکہ دلائل کے اختلاف میں رحمت ہے۔ تمام مکاتب فکر شرعی دلائل کی روشنی میں فقہ مرتب کرتے ہیں۔ خواہشات کی بنیاد پر بلاضرورت فقہی مسلک چھوڑنا اور بات ہے اور ضرورت کی بنیاد پر مجبوراً بقدر ضرورت کسی مسلک پر چلنا اور بات ہے۔ دونوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے' خاص کر جب تمام مکاتب فکر سود اور جوا کے خلاف متحد ہوجائیں تو پوری دنیا کی معیشت اور خاص کر بینک سے سود ختم کریں گے۔

یہ ایک مبارک اور اچھی سوچ اور کاوش ہے۔اس کی طرف تمام علماء اور فقہاء کو توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

دینی خدمت:

دین کی خدمت کے کئی شعبے ہیں۔دین کی سب سے زیادہ خدمت اس وقت مدارس میں ہو رہی ہے اور اس کے ساتھ تبلیغی جماعت اس دین کو پوری دنیا میں پھیلا رہی ہے۔دین کو لوگوں کیلئے عملاً آسان بنانا اور بتلانا یہ فقہاء کرام کا کام ہے اس کیلئے مدرسہ کی چاردیواری سے نکل کر پوری دنیا کے معاملات کا دقت نظر سے جانچنا ضروری ہے تاکہ پتہ چل سکے کہ لوگ عملاً کیا کر رہے ہو؟ کن معاملات میں سود اور جوا ہے؟ کونسے معاملات باطل اور کونسے فاسد ہیں؟

لوگوں کے معاملات کی حقیقت تک رسائی بڑی ضروری ہے۔معاملات و مسائل کی تہہ تک پہنچنے کے لئے جو ذرائع اور وسائل میں ان کو حاصل کرنا فقیہہ کا فریضہ ہے۔ہندوستان، پاکستان، عرب ممالک، یورپ اور امریکہ کو مدنظر رکھتے ہیں۔انگریزی اور عربی زبان پر عبور بڑا ضروری ہے۔ان دو زبانوں کی وجہ سے مسائل کی تہہ تک رسائی ممکن بن جاتی ہے پھر مسائل کے حل کے لئے فقہی مہارت ضروری ہے۔

اس وقت ہمارے بے شمار بڑے بڑے جبال العلم موجود ہیں جن میں مسائل کے حل کی اعلیٰ استعداد بھی موجود ہے لیکن دنیا کے معاملات اور لوگوں کے مسائل کی تہہ تک پہنچنا ان کے لئے مشکل ہوتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ یا تو مدرسہ سے باہر ہونے والے معاملات کو سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے یا وسائل کی کمی ہے یا ان کے ساتھ ماہرین فن کا رابطہ نہیں ہوتا جس کی وجہ سے بعض لوگ ان کے سامنے ناجائز باتوں کے بارے میں ایسا سوال مرتب کرتے ہیں جس کا ان کو ہاں اور جائز میں جواب مل جاتا ہے حالانکہ معاملہ فی نفسہ ناجائز ہوتا ہے۔اگر ہم خود معاملہ کی تہہ تک پہنچے کی استعداد رکھتے تو ایسا نہ ہوتا۔اس لئے بڑی احتیاط کی ضرورت ہے۔اگر کہیں سے ایسے سوال آجائے تو خود کسی نہ کسی طریقے سے معاملہ کی حقیقت جاننے کی کوشش ضروری ہے تاکہ غلطی سے یا غلط فہمی سے غلط جواب نہ دیں۔

علماء کی ذمہ داری:

لوگوں کو حرام اور ناجائز سے بچانے کیلئے ناجائز کی نشان دہی کے بعد صحیح، جائز آسان متبادل اور قابل عمل راہ دکھلانا علماء کا اہم فریضہ ہے۔

معیشت کی گاڑی کو حرام کہہ کر ہم نہیں روک سکتے، وہ تو چلتی رہے گی اس لئے کہ حرام کی گاڑی رک جائے اور حلال کی گاڑی نہ ہو تو لوگ اپنا ضروری سفر پھر بھی جاری رکھیں گے۔لوگ حلال گاڑی کا کب تک انتظار کریں گے۔ حرام معیشت کی گاڑی بڑی تیزی کے ساتھ بہت آگے نکل چکی ہے اس پر صدیاں بیت چکی ہے۔ہم نے چند دھائیوں سے معیشت کی حلال گاڑی شروع کرنے کی کوشش کی۔

مختلف مکاتب فکر سے استفادہ:

دنیا بھر کے مختلف مکاتب فکر والوں کا اس وقت گہرا ربط اور تعلق ہے کیونکہ زمان و مکان کے فاصلے ختم ہو گئے

ہیں اس لئے ان لوگوں کے معاملات کا حل قدیم فقہ یا صرف ایک ہی فقہ میں دیکھنا مشکل ہو جائے گا۔ کیونکہ آج کل کے جدید مسائل ان فقہاء کرام کے دور میں نہ تھے اس لئے آج کل ان کا حل اجتماعی اجتہاد ہے اس کے لئے قرآن و حدیث، قدیم فقہ، قواعد فقہ و اُصول فقہ کے ساتھ تمام مکاتب فکر کی فقہ پر نظر ضروری ہے۔

تمام مکاتب فکر سے یہ استفادہ صرف بوقت ضرورت اور بقدر ضرورت ہے یہ نہ خروج عن المذہب ہے اور نہ مذہب سے خروج کی دعوت ہے اور نہ یہ ہر کہہ و مہہ کا کام ہے بلکہ اس کے لئے تجربہ کار، وسیع النظر، صاحب بصیرت او ماہر فقیہ النفس چاہیے تا کہ مذاہب سے اِدھر اُدھر خروج کھیل تماشا نہ بن جائے۔

موجودہ اسلامی بینکاری:

اس وقت کی موجودہ اسلامی بینکاری کا سب سے بڑا ہدف یہ ہے کہ کس نہ کسی طریقے سے بینکوں سے سود اور خلاف شرع معاملات کو ختم کیا جائے جس کے لئے ہندوستان، پاکستان اور عرب علماء نے ماہرین معاشیات اور ماہرین بینکنگ کے ساتھ مل کر کام کیا۔ یہ کام عربی اور انگریزی زبان میں بہت ملتا ہے اب اردو زبان میں کچھ مواد سامنے آرہا ہے لیکن وہ بہت کم ہے البتہ عملاً پورا رائج نظام انگریزی میں ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بینکوں اور سرکاری اداروں میں تمام ملازمین کی سرکاری زبان انگریزی ہے۔ انگریزی کے علاوہ ان کے لئے کام کرنا، چلانا اور سمجھنا مشکل ہے۔ دوسری طرف ہمارے علماء کرام کی اس دور کی انگریزی زبان سے ناواقفیت ہے جس کی وجہ سے بعض اوقات غلط فہمیاں پیدا ہو جاتی ہے لیکن انگریزی زبان سے ناواقفیت کا یہ مطلب نہیں کہ اس نظام کو سمجھنے کی کوشش ہی چھوڑ دیں کیونکہ بینکنگ کا نظام ہو یا کوئی اور نظام ہو سب کی بنیاد قرآن و حدیث اور اسلامی فقہ ہے۔ سب نظام فقہ کے محتاج ہیں اگر فقہ اور فقاہت نہیں تو اسلامک بینکنگ اور دیگر تمام نظام بے کار ہو کر رہ جائیں گے۔

اس لئے علماء کرام کی اصل ذمہ داری یہ ہے کہ دنیا کے لئے ہر جگہ صحیح اسلامی فقہی نظام بنا کر دیں اگر کسی اور نے بنایا ہے تو علماء سے اس کی تائید لیں۔ اگر اس میں کوئی غلطی ہو تو اس کی اصلاح کریں کیونکہ جس طرح غلط اور غیر اسلامی نظام چلانا غلطی ہے تو غیر اسلامی کو اسلامی کہہ کر چلانا اس سے زیادہ سنگین غلطی ہے۔

اس وقت دنیا میں کچھ علماء اسلامی بینکاری اور تکافل وغیرہ کے ساتھ عملاً وابستہ ہیں اور کچھ علماء ان پر اعتماد کر رہے ہیں بعض علماء مخالف بن گئے ہیں۔

مخالفین کی مخالفت اس حد تک بڑھ گئی کہ مروجہ اسلامی بینکاری کو قطعی غیر شرعی اور غیر اسلامی کہہ دیا۔ جس کی وجہ سے ہر طرف ایک تشویش کی لہر دوڑ گئی۔ یہ فتویٰ صادر کرنے والوں میں ایسے مفتی حضرات بھی شامل ہیں جن کو نفس بینکنگ اور اسلامک بینکنگ کے بارے میں کچھ پتہ نہیں۔ صرف چند حضرات کی تحقیق پر اعتماد کر کے فتویٰ پر دستخط کر دیئے ہیں حالانکہ ایسا کرنا علم اور دیانت کے خلاف ہے۔ اور فتویٰ لکھنے والوں نے بھی بے احتیاطی کے ساتھ حرمت کا فتویٰ صادر کر دیا۔ حالانکہ ایک ماہر، تجربہ کار، وسیع النظر، دور اندیش اور صاحب بصیرت مفتی بعض نازک اور عالمگیر

مسائل میں ایسا نہیں کرتا، بہت احتیاط کرتا ہے۔

پھر اُن علماء کو اعتماد میں نہیں لیا جو نظریاتی طور پر ان مسائل میں گہری نظر رکھتے ہیں یا عملاً اس نظام کے ساتھ وابستہ ہیں تاکہ طرفین ایک دوسرے کو مطمئن کر سکیں۔ اپنے گھر کے اندر اختلافات کو حل کرنے کی بجائے اختلافات اور حرمت کی گیند عوام کی طرف پھینک دی۔ حالانکہ ایک دن ضرور یہ علماء آپس میں مل بیٹھ کر ایک دوسرے کو مطمئن کریں گے۔ فتویٰ صادر کرنے سے پہلے آپس میں مل بیٹھ کر ایک متفقہ بات عوام کے سامنے پیش کرنے کی ضرورت تھی۔ اور اگر فتویٰ ہی صادر کرنا تھا تو پھر یوں لکھنا چاہیے تھا کہ ہماری تحقیق کے مطابق موجودہ اسلامی بینکاری غیر اسلامی ہے۔ اگر اس نظام کے بانی مبانی اور عملاً ملوث حضرات ہمیں مطمئن کر دیں تو فتویٰ سے رجوع کر سکتے ہیں، لیکن ان حضرات نے حرمت کا فتویٰ صادر کر کے لوگوں کو یہ باور کرانے کی کوشش کی ہے کہ مروجہ بینکاری تمام علماء کرام کے نزدیک حرام ہے حالانکہ ہندوستان، پاکستان اور عرب علماء کی یہ رائے نہیں ہے۔

"پشاور میڈیکل کالج" میں "پولیو" کے قطرے پلوانے کے جواز کے بارے میں ایک میٹنگ ہوئی جس میں جناب مفتی غلام الرحمان صاحب، جناب مفتی منیب الرحمٰن صاحب اور جناب مفتی محمود اشرف صاحب کے علاوہ دیگر علماء بھی موجود تھے۔ ڈاکٹر حضرات بھی موجود تھے بیرون ملک کا وفد بھی تھا۔ پہلے یہ بحث ہوئی کہ "پولیو" کے قطروں کے کوئی مضر اثرات نہیں اور فوائد زیادہ ہیں۔ تو جب فتویٰ لکھنے کی نوبت آئی تو فتویٰ لکھنے کے دوران میں نے کہا کہ فتویٰ میں لکھیں کہ "ڈاکٹروں کی تحقیق کے مطابق" تو اس جملہ سے مفتی محمود اشرف صاحب (دارالعلوم کراچی) نے بڑی خوشی کا اظہار کیا کہ آپ نے بڑے صحیح اور اچھے جملے کا اضافہ کیا، کل کو اگر تحقیق بدل جائے تو علماء کو فتویٰ سے رجوع کرنا بھی آسان ہوگا کہ اب تحقیق یہ ہے۔

مفتیانِ کرام کی ذمہ داری:

حرمت کا فتویٰ صادر کرنے والوں کی ذمہ داری یہ ہے کہ موجودہ اسلامی بینکاری غیر شرعی اور حرام ہے تو جائز، حلال متبادل نظام پیش کریں۔ اس فتویٰ میں نہ اصلاح کی تجاویز ہیں نہ متبادل جائز نظام ہے۔ بظاہر تو اسکا یہ مطلب ہے کہ بس سودی بینکاری کرتے رہو کیونکہ متبادل اسلامی بینکاری ہمارے بس کی بات نہیں۔

شیخ الاسلام مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب نے معیشت کے میدان میں عالمی سطح پر بہت کام کیا ہے لیکن لاہور کے ڈاکٹر مفتی عبدالواحد صاحب کا کام حضرت موصوف کی محنت کو تنقید کا نشانہ بنانا ہے۔ حالانکہ ضرورت اس بات کی ہے کہ معیشت کے میدان میں فقہی کام کرنے والوں کی خدمات کا اعتراف کر کے اس کو آگے بڑھائیں۔ غلطی نظر آئے تو اصلاح کریں یا متبادل جائز صورت بتائیں۔ گذشتہ فقہاء نے ایسا ہی کیا ہے۔

لیکن لاہور کے مفتی صاحب اپنی تنقیدی کتاب کے "پیش لفظ" میں لکھتے ہیں۔ "ہمارے پاس نہ اتنے وسائل ہیں نہ اصحاب کار ہیں نہ اتنا حوصلہ ہے اور نہ حکومت سے منوانے کی توقع ہے"۔

مفتی صاحب خود اعتراف کررہے ہیں کہ متبادل نظام پیش نہیں کر سکتے۔ جب خود حوصلہ نہیں تو دوسروں کی حوصلہ شکنی کیوں کرتے ہیں؟ حالانکہ دینی کام کرنے والوں کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیے۔

یہ بڑی عجیب بات ہے کہ خود بھی ایک کام نہیں کرتے اور دوسروں کو بھی کرنے نہیں دیتے اور اس سے عجیب تر یہ ہے کہ خود اعتراف بھی کررہے ہیں کہ نہ اتنا حوصلہ ہے یعنی متبادل جائز نظام پیش نہیں کر سکتے۔

(جہاں تک خیبر بینک کا تعلق ہے تو) خیبر بینک کی اسلامی بینکاری نے ضلع مردان میں ایک NGO کو تیس لاکھ روپے مضاربت پر دیئے اور ان سے کہا کہ دیہات کی سطح پر زمینداروں کیساتھ مرابحہ کرو۔ بینک کے اندر مرابحہ کا جو طریقہ کار ہے اس کے تمام ضروری فارم اور کاغذات ان کو دے دیئے۔ یہ کاغذات اردو میں تھے انہوں نے ہمیں بتائے بغیر وہ کاغذات دارالعلوم دیوبند بھیج دیئے۔ وہاں کے فقیانِ کرام نے بڑی دقت نظر کیساتھ ان کاغذات کا مطالعہ کی اور چند لفظی تبدیلیاں کیں۔ مثلاً ہم نے لکھا تھا" معاہدہ مرابحہ " تو انہوں نے اصلاحی کی کہ " معاملہ مرابحہ " ہم نے ویسا ہی کردیا۔ دو تین مرتبہ اس ادارہ نے دارالعلوم دیوبند سے رابطہ کیا، پھر انہوں نے جواز کا فتویٰ دیا۔ وہ فتویٰ ہمارے پاس موجود ہے۔ اس کے بعد اس ادارہ۔ NRSP نے وہی کاغذات اور دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ " دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک " بھیج دیئے۔ وہاں کے دارالافتاء والوں نے بھی مرابحہ کے اس نظام کو جائز قرار دیا۔ یہ فتویٰ بھی ہمارے پاس موجود ہے۔

<u>مشورہ:</u> اسلامی عملی بینکاری کہ یہ ایک عبوری دور ہے۔ نظریاتی خاکے پیش کرنا آسان ہے لیکن علمی تطبیقات بہت مشکل ہوتی ہیں ممکن ہے اس نظام میں غلطیاں بھی ہوں گی لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ ایک اہم دینی محنت کو بالکل ختم کر دیا جائے۔ ہر نظام کی ابتداء میں بے شمار غلطیاں ہوتی ہیں۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ان کی اصلاح ہوتی رہی۔ ایک آدمی سائیکل چلانا سیکھتا ہے تو کتنی غلطیاں کرتا ہے، بار بار گرتا اور اُٹھتا ہے۔ اگر کوئی اس کو ایسی حالت میں ٹوک دے کہ نہیں چلا سکتے تو۔۔۔۔ کیوں چلاتے ہو؟ لیکن ایک سمجھ دار آدمی اس کا حوصلہ بڑھاتا ہے کہ شہسوار گرتے ہیں اور ساتھ غلطی بتلا کر اصلاحی طریقہ بھی بتلا دیتا ہے۔ کچھ عرصہ بعد وہ آدمی بہترین سائیکل سوار بن جاتا ہے۔

اس لئے علماء کو چاہیے کہ آگے بڑھیں، جدید مسائل کو حل کریں، انگریزی سیکھیں، جدید مسائل کی حقیقت کو سمجھیں اور دنیا پر یہ بات ثابت کردیں کہ قرآن وحدیث میں تمام مسائل کا حل موجود ہے۔ گذشتہ فقہاء کرام کی علمی و فقہی کاوشوں کو دیکھ کر عقل دنگ رہ جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ دور حاضر کے تمام فقہاء اور علماء کرام کو اسلاف کی طرح دینی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)